



# پوٹھی بلوچستان صوبائی اسمبلی

کارروائی  
اجلاس

منفردہ دوشنبہ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۸۹ء بمطابق ۲۲ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
۱	تفاوت قرآن پاک و ترجمہ	- ۱
۲	سوالات اور ان کے جوابات	- ۲
۲۹	رخصت کی درخواستیں	- ۳
۳۰	التواء کی تحریکیں	- ۴
	(۱۸) تحریک التواء نمبر ۳ منجانب مشیر محمد صادق عمرانی خوف ضابطہ قرار دینا	
	(۱۹) تحریک التواء نمبر ۵ منجانب میر جان محمد خان جمالی پیش جوئی	
	منظور شدہ اخراجات کے مفردہ گوشوارے	- ۵
۳۵	بابت سال ۱۹۸۸-۸۹ء اور ۱۹۸۹-۹۰ء کا ایوان کی میز پر رکھا جانا۔	

# چوتھی بلوچستان صوبائی اسمبلی کا نواں سیشن اجلاس

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۸۹ء، مطابق ۲۱ ذیقعدہ ۱۴۰۹ھ بروز دوشنبہ  
زیر صدارت اسپیکر جناب محمد اکرم بلوچ، شام پانچ بجے  
صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از  
مولوی عبدالمبین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ  
اللہ نے گواہی دی کہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی  
قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۱۵  
وہی حاکم انصاف کا ہے کسی کی بندگی نہیں سوا اُس کے زبردست ہے حکمت والا بیشک  
الَّذِينَ عِنْدَ اللَّهِ إِسْلَامُتْ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أوتُوا  
دین جو ہے اللہ کے یہاں سو یہی مسلمانی عکبرداری اور مخالف نہیں ہوئے کتاب  
الْكِتَابِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَعْيَا لَيْسَ لَهُمْ  
والے مگر جب ان کو معلوم ہو چکا آپس کی ضد اور حسد سے  
وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۱۶  
اور جو کوئی انکار کرے اللہ کے حکموں کا تو اللہ جلدی حساب لینے والا ہے۔

## وقفہ سوالات

جناب اسپیکر۔ اب وقفہ سوالات ہے۔ پہلا سوال سردار چاکر خان ڈوکی صاحب کا ہے۔  
(میر دوست محمد محمد حسینی نے دریافت کیا)

۱۴۔ سردار چاکر خان ڈوکی۔

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بلوچستان میں محکمہ زراعت زرعی اجناس، گندم وغیرہ کا تخم برائے کاشت زمینداروں کو مفت مہیا کرتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بلوچستان کے کئی اضلاع گندم کی نسبت کافی مقدار میں جوار کاشت کی جاتی ہے؟

(ج) اگر جزو (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زراعت کی جانب سے زمینداروں کو جوار کا تخم مہیا نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ تفصیل دی جائے۔

مسٹر سعید احمد ماشمی وزیر زراعت۔

(الف) محکمہ زراعت صوبہ بلوچستان میں زرعی اجناس گندم وغیرہ کا تخم برائے کاشت زمینداروں کو مفت مہیا نہیں کرتا ہے۔

(ب) بلوچستان کے کسی بھی ضلع میں جوار کی پیداوار گندم کی پیداوار سے زیادہ نہیں ہے اس سلسلے میں موازنہ کے لئے پچھلے سالوں کے اعداد و شمار کا ملاحظہ کے لئے فہرست ذیل ہے۔

(ج) محکمہ زراعت صرف گندم کا بیج زمینداروں کو قیمتاً فراہم کرتا ہے محکمہ کے پاس اسٹوریج نہیں ہیں کہ ہر قسم کی فصل کا بیج خرید کر ذخیرہ کرے اور اسے زمینداروں میں مفت تقسیم کرے۔

# بلوچستان

## رقبہ ایکڑوں میں

صوبہ مردوثرین ضلع	آبیائشی کی گئی				آبیائشی نہیں کی گئی				جملہ			
	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶
بلوچستان	۱۶۰۷۸۰	۱۶۹۲۸۰	۱۶۷۳۵۰	۱۷۱۹۸۰	۱۱۸۹۲۰	۱۲۱۴۲۰	۱۱۵۰۹۰	۷۵۶۲۰				
کوئٹہ ٹوویٹرین	۲۰۵۴۰	۲۲۰۸۰	۲۵۴۶۰	۲۵۶۳۰	۲۸۸۹۰	۳۳۳۰	۳۰۰۵۰	۱۵۲۹۰				
ضلع کوئٹہ	۱۵۷۰	۱۴۲۰	۱۵۱۰	۱۴۸۰	۷۳۰	۱۹۰	۱۵۰	۲۲۰	۲۳۰۰	۱۶۱۰	۱۶۶۰	۱۷۰۰
پشین	۸۸۰۰	۸۸۱۰	۱۰۵۰۰	۱۰۴۲۰	۱۲۰۰۰	۱۲۱۲۰	۳۷۰۰	۴۸۰۰	۲۰۹۰۰	۲۰۹۳۰	۱۹۲۰۰	۱۵۶۳۰
لورالائی	۵۸۰۰	۷۴۴۰	۸۰۰۰	۹۵۰۰	۹۲۰۰	۱۴۸۸۰	۱۶۰۰۰	۲۰۰۰۰	۱۵۰۰۹	۲۲۳۲۰	۲۴۰۰۰	۱۳۵۰۰
ژوب	۳۴۲۰	۳۳۰۰	۴۲۰۰	۳۰۶۶	۴۵۱۰	۳۹۰۰	۷۲۵۰	۲۹۹۰	۷۹۳۳	۷۲۰۰	۷۴۵۰	۶۰۵۰
چاغی	۹۵۰	۱۱۱۰	۱۲۵۰	۱۱۶۰	۲۴۵۰	۱۶۲۰	۱۹۵۰	۳۳۸۰	۲۴۰۰	۲۷۳۰	۳۲۰۰	۲۵۴۰
سبی ڈوویٹرین	۱۲۴۱۰۰	۱۲۷۹۷۰	۱۳۰۸۸۰	۱۲۶۲۵۰	۱۱۶۷۰	۱۶۱۹۰	۲۳۴۵۰	۱۸۴۵۰	۱۳۵۷۷۰	۱۴۴۱۶۰	۱۴۴۳۳۰	۱۴۴۷۷۰
ضلع سبی	۹۰۱۰	۹۶۵۰	۹۲۲۰	۱۰۸۵۰	۲۳۷۰	۲۵۵۰	۲۵۰۰	۲۱۰۰	۱۱۳۸۰	۱۲۲۰۰	۱۱۷۷۰	۱۲۹۵۵
نصیر آباد	۹۳۱۰۰	۱۱۱۳۰۰	۱۰۱۶۰۰	۱۰۶۴۰۰					۹۳۱۰۰	۱۱۱۳۰۰	۱۰۱۶۰۰	۱۰۶۴۰۰
کوہلو	۱۶۱۹۰	۳۳۴۰	۳۶۵۰	۳۶۰۰		۱۳۲۶۰	۱۳۳۵۰	۱۰۰۰	۱۶۱۹۰	۱۶۵۰۰	۱۷۰۰۰	۱۳۶۰۰
کچھی	۵۸۰۰	۳۷۸۰	۶۴۰۰	۵۴۰۰	۹۳۰۰	۳۸۰	۷۶۰۰	۲۳۵۰	۱۵۱۰۰	۴۱۶۰	۱۴۰۰۰	۱۱۷۵۰
تھلات ڈوویٹرین	۱۵۸۰۰	۱۸۷۰۰	۲۰۶۲۰	۱۹۸۹۰	۷۵۴۰۰	۷۰۹۰۰	۵۵۲۰۰	۴۰۸۵۰	۹۱۲۰۰	۸۹۶۰۰	۷۵۸۲۰	۶۰۷۴۰

۴	۳				۲				۱			
ضلع کلات	۱۰۰۰۰	۱۲۰۰۰	۱۰۲۲۰	۸۰۲۰۰	۲۲۰۰۰	۲۲۰۰۰	۸۲۰۰	۷۲۰۰۰	۲۲۰۰۰	۲۵۰۰۰	۱۹۰۲۰	۱۵۲۰۰
خضدار	۵۲۰۰	۴۰۵۰	۹۲۰	۱۰۵۰۰	۲۵۲۰۰	۲۱۷۹۰	۲۲۱۰۲	۲۸۲۰۰	۵۰۹۰۰	۲۷۸۲۰	۵۲۹۰۰	۲۹۸۰۰
خاران	۲۰۰	۲۲۰	۲۵۰	۲۲۰	۵۸۰۰	۵۸۷۰	۲۲۰۰	۲۱۵۰	۲۰۰۰	۲۰۹۰	۲۲۵۰	۲۲۷۰
لسبیلہ	۳۰۰۰	۲۲۰	۵۳۰	۸۷۰	۵۰	۲۲۰	.	.	۳۰۰	۲۷۰	۵۲۰	۸۷۰
مکران ڈویژن	۵۲۰	۵۳۰	۳۹۰	۲۶۰	۲۹۲۰	۱۴۲۰	۱۳۰۹۰	۹۲۰	۲۲۰۰	۲۱۵۰	۱۷۸۰	۱۱۵۰
ضلع تربت	۲۲۰	۳۵۰	۲۹۰	۱۱۰	۱۲۰۰	۸۱۰	۲۵۰	.	۱۲۲۰	۱۱۲۰	۵۲۰	۱۱۰
پنجگور	۲۰	۳۰	۱۰۰	۱۰۰	۲۲۰	۲۸۰	۲۲۰	۲۰۰	۲۹۰	۵۱۰	۷۲۰	۵۰۰
گوادر	۸۰	۱۵۰	.	.	۱۱۰۰	۳۲۰	۵۲۰	۵۲۰	۱۱۹۰	۲۸۰	۵۲۰	۵۲۰

# بلوچستان گنڈا

## پیداوار سطوں میں

صوبہ	آبیائشہ کی گنڈا				آبیائشہ نہیں کی گنڈا				مجموعہ			
ضلع ڈیرہ	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶
بلوچستان	۳۰۵۶۲۰	۳۲۳۸۱۵	۳۳۸۳۳۰	۳۵۳۲۱۰	۱۰۸۵۷۰	۱۰۹۷۵۵	۹۸۷۷۰	۵۸۹۸۰	۲۱۲۲۱۰	۲۵۳۵۲۰	۲۳۳۷۱۰	۲۱۲۴۹۰
کوئٹہ ڈویژن	۳۸۱۴۰	۳۳۳۶۵	۲۹۷۷۰	۲۴۰۲۰	۲۱۵۳۰	۲۶۵۳۵	۲۲۷۵۰	۱۱۵۳۰	۵۹۴۹۰	۶۹۷۲۰	۷۲۵۲۰	۵۷۵۵۰
ضلع کوئٹہ	۲۹۱۰	۲۷۸۰	۲۹۷۰	۳۲۷۰	۲۰	۱۲۰	۱۰۰	۱۰	۳۲۸۰	۲۹۲۰	۳۰۷۰	۳۳۲۰
لشکر پور	۱۴۸۲۰	۱۷۴۲۰	۲۰۹۱۰	۲۰۵۲۰	۱۰۵۰۰	۱۰۷۲۰	۷۵۷۰	۲۸۱۰	۲۷۲۲۰	۲۸۲۱۰	۲۸۲۸۰	۲۵۲۰
لورالائی	۱۱۰۵۰	۱۲۹۶۰	۱۶۱۲۰	۱۵۵۵۰	۵۹۸۰	۱۱۹۳۰	۱۳۵۰۰	۲۴۷۰	۱۷۰۳۰	۲۶۸۹۰	۲۹۲۸۰	۱۸۲۲۰
تروپ	۵۷۸۰	۵۸۹۰	۷۶۱۰	۲۹۳۰	۲۹۸۰	۲۷۲۵	۲۲۸۰	۲۷۰۰	۳۷۷۰	۸۶۸۵	۹۸۹۰	۶۶۲۰
چاغی	۱۴۰۰	۱۹۵۵	۲۱۴۰	۱۷۰۰	۱۴۰۰	۱۱۰۰	۱۲۰۰	۲۲۵۰	۲۲۰۰	۳۰۵۵	۳۲۴۰	۳۹۵۰
سبی ڈویژن	۲۲۹۰۵۰	۲۶۲۴۲۰	۲۲۹۳۶۰	۲۷۰۵۲۰	۸۲۹۰	۱۰۲۱۰	۱۵۲۲۰	۱۲۵۰۰	۲۲۷۲۲۰	۲۷۲۸۲۰	۲۶۲۸۰۰	۲۸۲۷۲۰
ضلع سبی	۱۴۸۹۰	۱۹۷۰۰	۱۸۲۹۰	۲۱۵۵۰	۲۲۲۰	۱۸۲۰	۱۸۰۰	۱۵۷۰	۱۹۱۲۰	۲۰۵۲۰	۲۰۰۹۰	۲۲۱۰۰
نصیر آباد	۱۹۵۰۰۰	۲۳۳۲۲۰	۲۱۲۳۶۰	۲۳۳۲۲۰	۰	۰	۰	۰	۱۸۵۰۰۰	۲۳۳۲۲۰	۲۱۲۳۶۰	۲۳۳۲۲۰
کہنڈ	۲۷۲۱۰	۵۵۲۰	۶۹۰	۵۹۰۰	۰	۸۱۲۰	۸۱۷۰	۶۰۰۰	۲۷۲۱۰	۱۳۴۲۰	۱۲۲۴۰	۱۱۹۰۰
کچی	۹۷۵۰	۷۰۸۰	۱۱۳۸۰	۱۰۵۷۰	۶۰۵۰	۲۷۰	۵۲۷۰	۲۹۲۰	۱۵۸۰۰	۷۳۵۰	۱۶۸۵۰	۱۵۸۰۰

	۳				۲				۱			
تکات ڈویرن	۲۷۹۰	۳۵۱۴	۳۸۵۵	۳۷۱۷	۷۴۵۵	۷۱۷۰	۵۷۴۸	۳۲۲۱	۱۰۲۲۴	۱۰۴۸۷	۹۴۲۲	۷۱۵۵
ضلع قلات	۱۷۷۵	۲۲۴۰	۲۵۲۰	۱۹۰۰	۲۰۴۰	۱۹۷۹	۷۲۱۰	۵۲۰۰	۳۸۲۵	۲۲۲۹	۲۷۲۰	۲۱۲۱
خضدار	۹۳۰۰	۱۱۳۹	۱۷۰۷	۱۹۱۰	۵۱۴۰	۲۷۲۰	۲۸۱۳	۲۴۹۰	۴۰۹۰	۵۸۴۹	۹۵۲۲	۲۴۰۰
خاران	۳۶۰	۲۹۰	۳۷۰	۵۰۰	۲۲۵۰	۲۲۰۰	۲۲۲۰	۲۲۲۰	۲۷۱۰	۲۷۹۰	۲۴۱۰	۲۸۱۰
سیپہ	۵۰۰	۷۸۰	۹۴۰	۱۵۲۰	.	۲۲۰	.	.	۵۰۰	۱۰۰۰	۹۴۰	۱۵۲۰
مکران ڈویرن	۵۲۰	۸۳۰	۴۵۰	۳۲۰					۲۷۲۰	۲۰۸۰	۱۵۵۰	۸۷۰
ضلع تربت	۲۲۰	۴۳۰	۵۱۰	۱۹۰	۱۰۸۰	۴۲۰	۱۷۰	.	۱۵۰۰	۱۲۷۰	۴۸۰	۱۹۰
پنجگور	۳۰	۲۰	۱۲۰	۱۲۰	۳۲۰	۲۷۰	۲۲۰	۲۲۰	۳۸۰	۲۱۰	۵۷۰	۳۸۰
گوادر	۷۰	۱۴۰	.	.	۷۷۰	۲۲۰	۳۰۰	۳۰۰	۸۲۰	۲۰۰	۱۰۰	۳۰۰

جوار

رقبہ ایکڑوں میں

صوبہ ڈویژن ضلع	آبپاشی کی گئی				آبپاشی نہیں کی گئی				جملہ			
	۱۹۸۲	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶
بلوچستان	۱۹۴۹	۲۲۴۵	۲۱۲۷	۲۱۵۲۹	۳۹۲۱۱	۴۲۹۳	۲۵۲۴۹	۲۱۴۳۷	۵۸۸۲۰	۶۰۹۵۸	۲۴۶۳۴	۲۳۱۸۱
کوئٹہ ڈویژن	۱۳۲	۵۳۰	۱۲۵۰	۱۳۳۴	۳۷۰۲	۳۹۴۳	۳۱۴۶	۳۰۶۰	۳۶۲۴	۲۵۰۰	۲۲۱۶	۲۲۰۴
ضلع کوئٹہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
پشین	۹	۸	۵	۰	۰	۰	۰	۰	۹	۸	۵	۰
لورالائی	۲۹	۲۲	۱۳۰	۱۲۳۵	۱۹۲۱	۱۸۲۰	۱۵۰۹	۱۴۱۵	۱۸۶۰	۲۲۵۰	۲۴۲۴	۲۴۵۰
تروہ	۶۵	۲۴	۲۸	۲۰	۱۰	۱۲	۲۰	۱۴	۲۵	۲۰	۲۸	۳۴
چاغی	۵۹	۶۳	۹۰	۸۱	۱۶۶۳	۲۱۲۹	۱۴۳۸	۱۴۳۹	۱۹۳۲	۲۲۰۲	۱۶۱۸	۱۶۲۰
سیال ڈویژن	۱۹۲۲۶	۲۳۸۰۰	۱۹۸۸۳	۲۰۱۰۶	۱۵۲۶۱	۱۴۴۵۰	۱۲۹۳۲	۱۲۹۳۸	۳۲۴۹۸	۲۸۲۵۰	۲۲۸۱۵	۲۵۰۲۲
ضلع سیال	۱۴۵۵	۲۳۲۰	۱۲۵۳	۱۲۵۴	۲۰۲	۱۸۰	۲۳۲	۲۸۸	۱۶۵۱	۲۵۰۰	۱۶۳۵	۱۶۲۲
ضلع نصیر آباد	۱۳۳۵۸	۱۳۹۰۰	۱۳۹۵۰	۱۴۰۰۰	۱۰۵۲۲	۱۰۵۲۰	۱۰۲۰۰	۱۰۲۰۰	۲۲۸۸۰	۲۲۲۲۰	۲۲۲۵۰	۲۲۲۰۰
ضلع کوہلو	۰	۰	۰	۰	۵۱۸	۵۲۰	۴۰۰	۳۰۰	۵۱۸	۵۲۰	۴۰۰	۰
ضلع کچی	۲۴۱۲	۵۵۸۰	۲۵۹۰	۲۴۵۰	۳۹۲۶	۳۲۳۰	۳۴۵۰	۳۹۵۰	۸۵۲۱	۹۰۱۰	۸۲۳۰	۸۴۰۰



۲	۳				۲				۱			
	۲۸	۸۸	۹۲	۸۶	۱۸۹۰۵	۱۴۵۵۵	۴۱۲۰	۳۲۱۹	۱۸۹۲۲	۱۴۴۶۲	۴۳۲۲	۳۳-۴
مقدت ڈویرن												
فصلت ملات	-	-	-	-	۴۰۰	۱۲۰۰	-	-	۴۰۰	۱۲۰۰	-	-
فصلت حصار	۲۸	۸۸	۹۲	۸۶	۲۱۵۰	۲۱۰۰	۲۰	۱۹۹	۲۱۶۸	۲۹۸	۲۰۰	۲۵۴
فصلت خان	-	-	-	-	-	۲۰۵	۱۹۲	۵۰	-	۲۰۵	۱۹۲	۵۰
فصلت لسیہ	-	-	-	-	۱۴۱۵۵	۱۲۶۶۰	۵۶۴۰	۳۰۰۰۰	۱۴۱۵۵	۱۲۶۶۰	۵۶۴۰	۳۰۰۰۰
کران ڈویرن	۲۲	۲۰	۲۲	۲۰	۱۲۳۱	۱۲۹۵	۱۲۲۰	۲۵	۱۲۶۲	۱۳۲۵	۱۲۸۲	۲۲۵
فصلت تربت	-	-	-	-	۲۲۵	۱۰۱۵	۹۲۰	۲۲۰	۲۲۵	۱۰۱۵	۹۲۰	۲۲۰
فصلت پنجگور	۲۲	۲۰	۲۲	۲۰	۵۳	۲۰	۲۵	۱۵	۹۵	۴۰	۴۶	۳۵
فصلت گوادر	-	-	-	-	۹۳۳	۲۴۰	۲۶۵	۱۵۰	۹۳۳	۲۴۰	۲۶۵	۱۵۰

>

# بلوچستان

## جوار

### پیداوار ٹنوں میں

صوبہ ڈویژن ضلع بلوچستان	آبپاشی کی گئی				آبپاشی نہیں کی گئی				مجموعہ			
	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶	۱۹۸۲-۸۳	۱۹۸۳-۸۴	۱۹۸۴-۸۵	۱۹۸۵-۸۶
	۱۵۳۱۶	۱۹۲۹۶	۱۶۸۳۶	۱۶۱۶۶	۱۹۶۸۶	۱۸۹۰۲	۱۲۵۹۸	۱۱۸۲۶	۲۵۰۰۲	۲۸۱۹۸	۲۴۳۳۲	۲۹۰۰۲
کورنگہ ڈویژن	۷۶	۳۶۲	۸۶۶	۱۰۳۳	۱۶۶۵	۱۹۵۷	۱۵۹۰	۱۵۹۸	۲۷۲۱	۲۳۱۹	۲۲۵۷	۲۶۰۱
ضلع کورنگہ	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-	-
ضلع پشین	۶	۵	۳	-	-	-	-	-	۶	۵	۳	-
ضلع لارکانی	۳۰	۳۰۰	۳۰۰	۹۷۰	۸۶۰	۹۱۰	۷۷۰	۷۲۰	۹۹۰	۱۲۱۰	۱۵۷۰	۱۷۱۰
ضلع ترب	۱۰	۱۷	۱۸	۱۳	۵	۷	۱۰	۸	۱۵	۲۲	۲۸	۲۱
ضلع چانی	۳۰	۲۰	۳۶	۵۰	۸۰۰	۱۰۳۰	۹۱۰	۸۲۰	۸۳۰	۱۰۹۰	۸۵۶	۸۷۰
سبکی ڈویژن	۱۵۱۹۲	۱۸۸۵۰	۱۵۸۸۰	۱۶۰۷۰	۸۳۰۵	۸۱۳۰	۸۳۲۰	۸۳۲۰	۲۳۲۹۹	۲۶۹۸۰	۲۲۲۰۰	۲۲۲۹۰
ضلع سبکی	۱۱۳۰	۲۲۲۰	۱۱۶۰	۱۱۶۰	۱۵۵	۱۰۰	۱۹۰	۱۶۲	۱۲۷۵	۲۵۲۰	۱۳۲۰	۱۳۲۸
ضلع نصیر آباد	۱۰۷۰۰	۱۱۳۰۰	۱۱۳۲۰	۱۱۳۲۰	۶۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	۶۰۰۰۰	۱۶۷۰۰	۱۷۳۵۰	۱۷۳۰۰	۱۷۳۳۰
ضلع کوہلو	-	-	-	-	۲۵۰	۲۶۰	۳۱۰	۱۵۶	۲۵	۲۶	۳۱۰	۱۵۶
ضلع کچی	۳۳۷۲	۴۱۳۰	۳۳۲۰	۳۳۸۰	۱۹۰۰	۱۷۲۰	۱۹۵۰	۲۱۰۰	۵۲۷۲	۵۶۵۰	۵۲۷۰	۵۵۹۰

ملاحظات ڈویژن	۳				۲				۱			
	۱۸	۵۷	۶۰	۶۰	۹۰۹۲	۸۱۹۵	۳۰۸۵	۱۴۵۶	۹۱۱۰	۸۲۵۲	۳۱۶۵	۱۷۰۱
ضلع قلات	.	.	.	.	۲۹۰	۶۰۰	.	.	۲۹۰	۶۰۰	.	.
ضلع خضدار	۱۹	۵۷	۶۰	۶۰	۱۰۲۲	۱۰۵	۱۰۵	۸۶	۱۰۶۰	۱۶۲	۱۶۵	۱۲۶
ضلع خاران	.	.	.	.	.	۱۶۰	۸۰	۲۵	.	۱۸۰	۸۰	۲۵
ضلع لسبیلہ	.	.	.	.	۷۷۶۰	۷۳۱۰	۲۹۰۰	۱۵۵۰	۷۷۶۰	۷۳۱۰	۲۹۰۰	۱۵۵۰
مکراں ڈویژن	۲۸	۲۷	۲۹	۳۳	۶۲۲	۶۲۰	۶۰۳	۱۹۷	۶۵۲	۶۷۷	۶۵۲	۲۶
ضلع تربت	.	.	.	.	۲۰۰	۵۰۰	۳۷۰	۱۱۳	۲۰۰	۵۰۰	۳۷۰	۱۱۳
ضلع نیوگور	۲۸	۲۷	۲۹	۳۳	۲۳	۱۰	۱۳	۸	۵۲	۳۷	۲۲	۲۱
ضلع گوادار	.	.	.	.	۲۰	۱۱۰	۱۲۰	۶۶	۲۰	۱۱۰	۱۲۰	۶۶

# بلوچستان

ضلع وار سنگدم کی فصل کا پیداواری رقبہ

صوبہ ڈویژن ضلع	رقبہ ایکڑوں میں			پیداوار ٹنوں میں			فی ایکڑ پیداوار کلوگراموں میں		
	آپاشی کی گئی	آپاشی نہیں کی گئی	جملہ	آپاشی نہیں کی گئی	آپاشی کی گئی	جملہ	آپاشی نہیں کی گئی	آپاشی کی گئی	وسط
بلوچستان	۱۷۷۲۸۰	۵۹۹۰	۱۸۳۲۷۰	۳۸۸۶۸۰	۲۰۲۰	۳۹۱۷۰۰	۲۱۹۲	۵۰۴	۲۱۳۷
کورٹہ ڈویژن	۱۲۲۹۰	۱۰۰	۱۳۳۹۰	۳۳۵۰۰	۶۰	۳۳۵۶۰	۲۱۵۲۱	۶۰۰	۲۱۵۰۶
ضلع کورٹہ	۱۲۰۰	۱۰	۱۳۰۰	۲۷۰۰	۶۰	۲۷۶۰	۲۱۲۵۰	۶۰۰	۲۱۲۳
ضلع پشین	۱۱۰۰۰	۰	۱۱۰۰۰	۲۸۹۰۰	۰	۲۸۹۰۰	۲۶۶۰۰	۰	۲۶۶۰۰
ضلع چاغی	۱۰۹۰	۰	۱۰۹۰	۲۲۳۰۰	۰	۲۲۳۰۰	۲۰۰۱۸	۰	۲۰۰۱۸
تروپ ڈویژن	۱۴۰۰۰	۲۰۷۰	۱۶۰۷۰	۲۴۳۰۰	۸۰۰	۲۷۱۰۰	۱۵۸۷۹	۳۸۶	۱۵۶۸۶
ضلع نورالائی	۱۰۰۰۰	۵۷۰	۱۰۵۷۰	۱۸۵۰۰	۲۰۰	۱۸۷۰۰	۱۵۸۵۰	۳۵۱	۱۶۷۹
ضلع تروپ	۴۰۰۰	۱۵۰۰	۵۵۰۰	۷۸۰۰	۶۰۰	۸۴۰۰	۱۷۹۵۰	۳۰۰	۱۷۵۲۷
سی ڈویژن	۱۹۸۶۰	۸۵۰	۱۷۰۱۰	۳۲۹۳۰	۳۷۰	۳۳۳۰۰	۱۷۹۵۰	۲۲۵	۱۸۸۰
ضلع سی	۱۲۷۰۰	۲۵۰	۱۲۰۵۰	۲۴۷۰۰	۱۷۰	۲۴۸۷۰	۱۵۴۹	۲۸۶	۱۹۱۲
ضلع زیارت	۱۶۰	۰	۱۶۰	۲۲۰	۰	۲۲۰	۲۰۶۳	۰	۲۰۶۳
ضلع کوہلو	۲۰۰۰	۵۰۰	۲۵۰۰	۵۹۰۰	۲۰۰	۶۱۰۰	۱۷۹۶۷	۳۰۰	۱۷۷۳

۴	۳		۲		۱				
نصیر آباد ڈویژن	۱۰۶۰۸۰	۰	۱۰۶۰۸۰	۲۲۵۹۰۰	۰	۲۲۵۹۰۰	۲,۲۳۱۸	۰	۲,۲۳۱۸
ضلع مٹہ	۲۰۰۰	۰	۲۰۰۰	۹۲۸۵۰	۰	۹۲۸۵۰	۲,۳۴۱	۰	۲,۳۴۱
جعفر آباد	۵۶۳۸۰	۰	۵۶۳۸۰	۱۳۲۵۰۰	۰	۱۳۲۵۰۰	۲,۳۳۰	۰	۲,۳۳۰
کچی	۹۶۰۰	۰	۹۶۰۰	۱۸۵۵۰	۰	۱۸۵۵۰	۱,۹۱۲	۰	۱,۹۱۲
تلا ت ڈویژن	۲۶۰۵۰	۲۴۲۰	۲۸۴۷۰	۵۸۳۰	۱۵۵۰	۲۹۸۵۰	۱,۸۵۴	۶۴۰	۱,۶۵۱
ضلع تلا ت	۱۲۰۲۰	۰	۱۲۰۲۰	۲۰۶۰۰	۰	۲۰۶۰۰	۱,۶۱۴	۰	۱,۶۱۴
خضدار	۱۲۹۳۰	۱۴۲۰	۱۴۳۵۰	۲۵۰۰	۱۱۰۰	۲۴۶۰۰	۱,۹۸۰	۷۷۵	۱,۸۶۱
خاران	۳۰۰	۱۰۰۰	۱۳۰۰	۵۰۰	۲۵۰	۹۵۰	۱,۹۶۶	۲۵۰	۷۳۱
لسبیلہ	۸۰۰	۰	۸۰۰	۱۶۰۰	۰	۱۶۰۰	۲,۰۰۰	۰	۲,۰۰۰
مکوان ڈویژن	۱۰۰۰	۵۵۰	۱۵۵۰	۱۶۵۰	۲۲۰	۱۹۹۰	۱,۶۵۰	۲۳۶	۱,۳۸۴
ضلع تربت	۲۰۰	۰	۲۰۰	۷۰۰	۰	۷۰۰	۱,۶۵۰	۰	۱,۶۵۰
پنجگور	۵۰۰	۵۰۰	۱۰۰۰	۸۵۰	۲۲۰	۱۰۷۰	۱,۶۰۰	۲۲۰	۱,۰۷۰
گواور	۱۰۰	۵۰	۱۵۰	۲۰۰	۲۰	۲۰۰	۲,۰۰۰	۲۰۰	۱,۶۶۶

# بلوچستان

## ضلع وار جوار کی فصل کا پیداواری رقبہ

صوبہ ڈویژن ضلع	رقبہ ایکڑوں میں			پیداوار ٹنوں میں			فی ایکڑ پیداوار کلوگراموں میں		
	آپاشی گائے	آپاشی نہیں گائے	جملہ	آپاشی نہیں گائے	آپاشی گائے	جملہ	آپاشی نہیں گائے	آپاشی گائے	اوسط
بلوچستان	۲۰۱۶۱	۱۲۲۹۳	۳۲۴۵۴	۱۸۴۷۲	۶۱۰۹	۲۴۵۸۱	۹۱۶	۲۹۷	۷۵۷
کوئٹہ ڈویژن	۲۸	۵۲۶	۵۵۴	۲۰	۱۹۰	۲۱۰	۷۱۶	۳۶۱	۳۷۹
ضلع کوئٹہ	۵	۵	۵	۰	۵	۵	۰	۵	۵
ضلع پشین	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
ضلع چاغی	۲۸	۵۲۶	۵۵۴	۲۰	۱۹۰	۲۸	۷۱۶	۳۶۱	۳۷۹
ٹروپ ڈویژن	۱۱۳۱	۱۲۶۳	۲۳۹۴	۸۰۰	۶۵۹	۱۴۵۹	۷۱۶	۵۳۰	۶۱۷
ضلع لورالائی	۱۱۰۰	۱۲۲۵	۲۳۲۵	۷۸۵	۶۵۰	۱۴۳۵	۷۱۶	۵۳۱	۶۱۷
ضلع ٹروپ	۳۱	۱۸	۴۹	۱۵	۹	۲۴	۷۱۶	۵۰۰	۶۱۵
سی ڈویژن	۱۵۰۶	۱۰۷۰	۲۵۷۶	۱۳۹۲	۵۲۰	۱۹۱۲	۹۳۲	۲۸۶	۷۲۲
ضلع سی	۱۴۸۱	۹۷۰	۲۴۵۱	۱۳۸۰	۲۸۰	۱۸۶۰	۹۳۲	۲۹۵	۷۵۹
ضلع زیارت	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
ضلع کوہلو	۲۵	۱۰۰	۱۲۵	۱۲	۲۰	۵۲	۲۸۰	۲۰۰	۲۱۶

۴	۲			۲			۱		
نصیر آباد ڈویژن	۱۷۲۶۴	۶۲۰۰	۲۴۶۶۴	۱۶۲۱۰۰	۳۹۰۰	۲۵۰۰۰	۹۳۳	۵۴۲	۸۱۸
ضلع تپو	۶۱۰۰	۳۰۰۰	۹۱۰۰	۶۱۰۰	۱۸۰۰	۷۹۰۰	۱۷۰۰۰	۶۰۰	۸۶۸
ضلع ضمیر آباد	۶۳۶۳	۰	۶۳۶۳	۶۴۰۰	۰	۶۴۰۰	۱۷۰۰۰	۰	۱۱۰۰۰
ضلع کچی	۲۸۰۰	۲۲۰۰	۹۰۰۰	۳۶۰۰	۲۱۰۰	۵۷۰۰	۷۵۰	۵۰۰	۶۳۳
قلاں ڈویژن	۲۳۰	۲۲۶۴	۲۲۷۴	۱۵۰	۷۶۰	۹۱۰	۶۵۲	۲۷۲	۲۰۰
ضلع قلاں	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ضلع خضدار	۹۰	۲۵۰	۳۴۰	۹۰	۱۳۰	۲۲۰	۱۷۰۰۰	۵۲۰	۶۳۷
ضلع خاران	۱۴۰	۲۸۰	۴۲۰	۶۰	۱۱۰	۱۷۰	۲۲۹	۳۹۳	۲۰۵
ضلع بسیدیل	۰	۱۵۱۴	۱۵۱۴	۰	۵۲۰	۵۲۰	۰	۲۲۳	۲۲۳
مکران ڈویژن	۱۲	۲۱۰	۲۲۲	۱۰	۸۰	۹۰	۸۲۳	۳۸۱	۲۰۵
ضلع تربت	۱۲	۲۱۰	۲۲۲	۱۰	۸۰	۹۰	۸۲۳	۳۸۱	۲۰۵
ضلع پیگور	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
ضلع گوادر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

۱۲

ب: ۱۵۔ سردار چاکر خان ڈومکی، (سرگودھا محمد ٹھہسنی نے دریافت کیا)

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں باجرہ کی صفائی اور صوبہ سرحد میں مکئی کی صفائی کے لئے بھی تھریشر ایجاد کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جزوالفقہ کا جواب اثبات میں ہے تو کیا صوبہ بلوچستان میں بھی جواری کی صفائی کے لئے تھریشر ایجاد کا منصوبہ حکومت کے زیر غور ہے اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتائی جائے

## وزیر زراعت

(الف) باجرہ کی صفائی کے لئے تھریشر کہیں بھی موجود نہیں ہیں البتہ مکئی کے دانے علیحدہ کرنے کے لئے صوبہ

سرحد میں مشین موجود ہیں جو کوب شیلرز (Cob-shellers) کہلاتی ہیں۔

(ب) صوبہ بلوچستان میں جواری کی صفائی کے لئے تھریشر بنانے کیلئے کوشش کی جا رہی ہے جس کیلئے

فارم مشینری انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد جو کہ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کا ایک ذیلی ادارہ ہے۔ اسے محکمہ نے رابطہ قائم کیا ہوا ہے

نواب محمد اسماعیلانی: (رضنی سوال) جناب اسپیکر! میں وزیر زراعت سے پوچھتا ہوں کہ آیا اس

مشین کا ڈیزائن تیار ہو چکا ہے۔ اور مشینری کو بنانے میں کہاں تک پیش رفت ہوئی ہے۔؟

وزیر زراعت: جناب والا! حکومت بلوچستان نے فارم مشینری انسٹی ٹیوٹ اسلام آباد

سے گزارش کی ہے کہ ایک تھریشر تیار کیا جائے۔ جو جواری کی صفائی کر سکے۔ اس محکمے نے ایک لاکھ



روپے مانگا تھا۔ حکومت نے وہ ادا کر دیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ نمشین وہ تیار کر سکتے ہیں۔ جب تیار ہوئی آجائے گی۔

جناب اسپیکر:- اگلا سوال پھر سردار چاکر خان ڈومکی کا ہے۔

نمبر ۵۹:- سردار چاکر خان ڈومکی (میر دوست محمد خاں نے دریافت کیا)

کیا وزیر زراعت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اس سال چائنا (CHINA) سے دو ماہ قبل درآمد کردہ بلڈ وزروں میں سے ۲۵۲۰ بلڈ وزر چند گھنٹے چلنے کے بعد فنی خرابیوں کی وجہ سے بیکار کھڑے ہیں۔  
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ناکارہ بلڈ وزروں کے منگولنے میں خر دبرد ہوئی ہے جس کی حکومت تحقیقات کر رہی ہے؟

(ج) اگر جزد (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو اسکی کیا وجوہات ہیں، وضاحت فرمائیں؟

## وزیر زراعت

(الف) یہ درست نہیں کہ چائنا سے درآمد شدہ بلڈ وزروں میں سے بیس بیچیس بلڈ وزر فنی خرابیوں کی وجہ سے بیکار کھڑے ہیں اس سال چائنا سے ۵۵ بلڈ وزر جنکی مجموعی قیمت بمبہ ۲۰ فیصد پرزہ جات کے چار کروڑ نوے لاکھ روپے بنتی ہے ماں کے بدلے مال کے تحت میسرز اور نیٹ پاکستان (پرائیویٹ) لیٹڈ کے ذریعے درآمد کئے گئے اس طرح ایک چائینر بلڈ وزر سات لاکھ روپے میں پڑی۔ جبکہ اس کے مقابلے میں پچھلے سال کے آر۔ لو گرانٹ کے تحت اسی ہارس پاور کی جاپان سے درآمد شدہ ڈی۔ ۵۔ ۵۔ ایچ بلڈ وزر بحساب چودہ لاکھ روپے فی بلڈ وزر خریدے گئے

فیلڈ میں استعمال کے دوران ان بلڈوزروں میں معمولی نوعیت کے نقائص مشاہدے میں آئے ہیں جن کی درستی معاہدے کے مطابق مذکورہ فرم کے سروس انجینئر بروقت کر رہے ہیں۔ معاہدے کے مطابق مذکورہ فرم ایک سال یا پندرہ سو گھنٹوں تک (جو بھی بعد میں پورے ہوں) جملہ نقائص دور کرنے اور مفت فراہمی پر تہ جات کی پابندی ہے اس سلسلے میں چار چینی انجینئر کوئٹہ میں تعینات ہیں جو ضرورت کے مطابق صوبے بھر میں چلنے والے بلڈوزروں کی مرمت اور دیکھ بھال کی نگرانی کرتے ہیں علاوہ ان میں مندرجہ ذیل ڈویژنل ہیڈ کوارٹروں میں بھی انہوں نے اپنا ایک ایک سروس انجینئر تعینات کیا ہے جو کہ ان علاقوں میں وارنٹی کے مدت کے دوران ان بلڈوزروں کی مرمت کرتے ہیں۔

۱۔ کوئٹہ۔

۲۔ لورالائی (ٹوب ڈویژن)۔

۳۔ کچھی (نصیر آباد ڈویژن)۔

۴۔ خضدار (قلات ڈویژن)۔

۵۔ تربت (مکران ڈویژن)۔

(بے) ان بلڈوزروں کی خرید کے سلسلے میں کوئی خرابی نہیں ہوئی ہے اور نہ حکومت کسی خرابی کی تحقیقات کر رہی ہے یہ درست نہیں ہے۔

**نواب محمد اسلم رتیبانی** (ضمنی سوال) جناب والا! میں وزیر زراعت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ چائنا کے بلڈوزر قیمت میں تو آدھے ہیں لیکن ان کا معیار کیسا ہے۔ کیا یہ جاپانی ڈوزر فیٹ (FIAT) دیگرہ کے معیار کے ہیں؟ اب جبکہ آتے ہوئے ان کو تین چار مہینے گزر چکے ہیں۔

**وزیر زراعت**۔ جناب اسپیکر! ان کی قیمت تو آدھی ہے۔ شروع میں محکمہ زراعت کے انجینئر

کا خیال تھا کہ یہ ڈوزرا چھ نہیں ہیں۔ وہ ان کو نہیں سمجھتے تھے اور انہوں نے کہا کہ شاید چائینرز ڈوزر کی کارکردگی اتنی اچھی نہ ہو۔ کیونکہ یہ چیز پہلی بار پاکستان میں آئی تھی اور اب تین ماہ گزر چکے ہیں، اب ہمارے انجینرز نے ان کو دیکھ لیا ہے۔ ان میں جو خامیاں ہیں انہیں ان کو دور کر دیا گیا ہے اب درکشاپ کے ماہرین کہتے ہیں کہ ہم اس کو چلائیں گے۔

### جناب اسپیکر۔ اگلا سوال

#### ۲۴۔ میر جان محمد خان جمالی

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) جب انڈسٹریل اسٹیٹ میں صنعتی پلاٹوں کی کل تعداد کستور ہے کتنے پلاٹوں پر صنعتیں قائم ہو چکی ہیں اور کتنے پلاٹ خالی پڑے ہیں نیز مقامی باشندوں کو الٹ شدہ پلاٹوں کی تعداد بھی بتلائی جائے  
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ صنعتی پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور ان پلاٹوں کو بجلی اور پانی کی فراہمی کے لئے بجاری رقم ناجائز طور پر وصول کی جاتی ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلے میں تحقیقات کراتے کارادہ رکھتی ہے۔

#### وزیر زراعت سعید نامی وزیر صنعت کی غیر حاضری میں جواب دیا

(الف) جب انڈسٹریل اسٹیٹ میں پلاٹوں کی کل تعداد ۱۰۰ ہے جو سب کے سب الٹ ہو چکے ہیں۔ ان پلاٹوں پر اب تک ۱۰۰ صنعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ باقی صنعتیں قائم ہونے کے مختلف مراحل میں ہیں۔ چونکہ اس صنعتی علاقہ کے پلاٹوں کی الاٹمنٹ بلا تخصیص سارے ملک کے بنیاد پر کی جاتی ہے لہذا اس سلسلے میں مقامی اور غیر مقامی کے الگ الگ اعداد و شمار رکھنے ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ پلاٹوں کی الاٹمنٹ اور پانی و بجلی کی فراہمی کے لئے بھاری رقم وصول کی جاتی ہے نہ ہی حکومت کے علم میں ایسی کوچیاں آئی ہیں۔ البتہ بجلی اور پانی کے بل کے سلسلے میں متعلقہ صنعت کاروں سے لسبیلہ انڈسٹریل اسٹیشن ڈولپمنٹ اسٹراٹجی کے وضع شدہ طریق کار کے مطابق وصول کی جاتی ہے

**میر جان محمد خان جمالی** : (ضمنی سوال) جناب والا! حب میں جو انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کی گئی ہے کیا اس میں توسیع کی جائے گی؟

**وزیر زراعت**

جناب والا! اس سلسلے میں گزارش ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے جب میں گیارہ سو پلاٹ انڈسٹریل اسٹیٹ کے لئے قائم کئے گئے تھے جو کہ تقسیم کر دیئے گئے ہیں۔ حکومت بلوچستان سے اجازت مانگی ہے کہ اس کی توسیع اور پلاٹ خریدنے کے لئے اجازت دی جائے۔ چنانچہ ۱۴۰ ایکڑ زمین خریدنے کی اجازت دی گئی ہے جس میں سے چالیس ایکڑ خریدے جا چکے ہیں اس طرح سے جب انڈسٹریل اسٹیٹ کی توسیع کا ارادہ ہے اس کے علاوہ بلوچستان کے دیگر مقامات پر بھی انڈسٹریل اسٹیٹ قائم کئے جائیں گے۔

**جناب بشیر مسیح** : (ضمنی سوال) جناب اسپیکر! کیا حب میں مقامی لوگوں کو صنعتیں لگانے کے لئے دی گئی ہیں یا سب باہر کے لوگ ہیں؟

**وزیر زراعت** : اس میں سارے پاکستان کے صنعت کار ہیں اس کے لئے کوئی اعداد

دشمار حکم نے جمع نہیں کئے ہیں کیونکہ اس کی ضرورت نہیں پیش آئی ہے۔ مقامی لوگ بھی ہیں۔

### جناب اسپیکر۔ اگلا سوال

#### ب۔ ۴۵۔ میر جان محبت خان جمالی

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔  
 (الف) گڈانی شپ بریکنگ یارڈ میں کل پلاٹوں کی تعداد کس قدر ہے۔ نینر بذریعہ پٹہ (بی ڈی اے) دیئے گئے پلاٹوں کی تعداد اور الاٹمنٹ یافتہ افراد کے ناموں کی تفصیل بھی دی جائے۔  
 (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ یارڈ میں بعض الاٹ افراد نے اپنے پلاٹ زیادہ قیمت پر دوسرے لوگوں پر فروخت کر دیئے ہیں۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس سلسلہ میں کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

### وزیر زراعت

(الف) گڈانی پیچ پر ۳۳ پلاٹوں میں سے اس وقت ۱۳۵ پلاٹوں پر کام ہو رہا ہے جس میں پلاٹ نمبر ۱۳۵ کی ملکیت پر تنازعہ ہے۔ بی۔ ڈی۔ اے کا صرف ۳۵ پلاٹوں پر براہ راست کسٹروں ہے تمام پلاٹوں کی فہرست ذیل ہے۔

(ب) چند پلاٹ اس قسم کے ہیں۔ جن پر مجاز کمپنیوں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ شراکت یا جنرل پار آپ اٹارنی کے تحت جہاز توڑنے کا کام جاری کر رکھا ہے فی الوقت ایسی پارٹیوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ اور آئندہ ہائی پاور کمیٹی کی میننگ میں اس قسم کی غیر ذمہ دارانہ حرکت کیخلاف مناسب کارروائی کی جائے گی۔

## ڈیٹہ پر دیئے گئے پلاٹوں کی فہرست

کیفیت	تاریخ الاٹمنٹ -	پلاٹ نمبر -	نام الٹی
وہ مالکان اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔		۱۶ تا ۱ -	۱- مل والا اینڈ منرز
شپ بریکنگ کے قابل نہیں ہے۔	۸-۱-۸۵	۲۰ تا ۱۷	ہارڈ ویئر کراچی -
-	۹-۱-۸۵	-	خالی ہے۔
-	-	۲۱ تا ۱ -	ایم ایم بخش
-	۲۵-۹-۸۳	۲۲	ایم ایم بخش
اب خالی ہے۔	۱۳-۵-۸۵	۲۳	مس قرزانہ واجد
شپ بریکنگ کے قابل نہیں ہے۔	۱۰-۱-۸۵	۲۴	خالی ہے۔
-	-	۲۵	شازیہ انٹرپرائزز
بورڈ آف ریونیو نے الاٹ کیا ہے۔	۱۰-۱-۸۵	۲۶	بلوچستان شپ بریکنگ -
-	۱۰-۱-۸۵	۲۷	جاوید انٹرپرائزز
ایضاً	۲۰-۸-۷۸	۲۸	داد اسٹیل کارپوریشن کراچی
ایضاً	۱۸-۱۲-۷۲	۲۹	ایضاً -
-	۸-۵-۷۵	۳۰	شیخ میران بخش کرم بخش کراچی
ایضاً	۲۱-۱۰-۸۳	۳۱	محمد اسحاق اینڈ کمپنی کراچی
-	۱۹-۳-۷۷	۳۲	بورچستان شپ بریکنگ سندھ سٹیٹ کراچی
ایضاً	۱۰-۲-۸۳	۳۳ تا ۳۴	ڈائریٹریٹیل کارپوریشن کراچی
-	۱۹-۳-۷۸	۳۵	کھوکھرا انجینئرنگ کراچی
-	۲۰-۱۲-۸۳	۳۶	شالیہ انٹرپرائزز لاہور
-	۱۰-۱-۸۵	۳۷	

۱	۲	۳	۴
مسٹر عظمی جلال راولپنڈی	۳۹	۱۰۱-۸۵	بعد میں متسوخ کر دیا گیا
حیدر علی شپ بریکنگ کوئٹہ	۴۰	۷۰۱-۸۳	-
ای ایس بی ای انٹرنیشنل کراچی	۴۱	۲۵-۹-۸۳	-
محمد انور عابد کراچی	۴۲	۶۱۲-۷۹	بورڈ آف ریونیو نے الٹ کیا
یونا اینڈ شپ بریکنگ اینڈ سٹری کراچی	۴۳	۲۵-۳-۷۲	ایضاً
عمران شپ بریکنگ کینٹھ کراچی	۴۷	۲۸-۱-۸۶	-
کیتھران شپ بریکنگ کارپوریشن کراچی	۴۸	۲۵-۵-۸۶	-
ایم ای سی شپ بریکرز کراچی	۴۹	۳-۳-۸۵	-
المنیر شپ بریکنگ کراچی	۵۲	۴-۲-۸۶	-
گولڈن پیکرز اینڈ لیور اینڈ سٹری کراچی	۵۳	۱۲-۲-۵۵	-
گاجی ریل و لگ مل	۵۴	۱۳-۹-۷۲	بورڈ آف ریونیو نے الٹ کیا۔
اے آر وہرو کینٹی کراچی	۵۷	۱۰-۳-۷۲	ایضاً
کیتھران شپ بریکنگ کراچی	۵۸	-	-
امیکا کنٹرکشن ورک کراچی	۸۹	۲-۳-۸۵	-
دیوان سنٹر کراچی	۹۰	۲۵-۹-۸۳	-
دیوان سٹیل کراچی	۹۱	۷-۱-۸۷	-
پیرا ماؤنٹ سٹیل کراچی	۹۲	۲۰-۱۱-۸۳	-
عباس سٹیل کینہ کراچی	۹۳	۲-۹-۸۵	-

۱	۲	۳	۴
ایس جی کارپوریشن کراچی	۶۵	۲۷-۷-۷۶	بورڈ آف ریونیو نے لاٹ کیا
ولف ایس لمیٹڈ کراچی	۶۶	۲۰-۱۱-۸۳	-
آدم کارپوریشن کراچی	۶۷	۲۳-۸-۷۵	ایضاً
گڈ لگ کارپوریشن کراچی	۶۹	۱۱-۱۲-۸۷	-
آدم سٹیل لمیٹڈ کراچی	۶۸	۳-۱۱-۸۳	-
ایس محمد فاروق اینڈ کمپنی	۷۰	۳-۸-۷۷	-
پاروما انٹرنیشنل کراچی	۷۱	۲۹-۱۱-۸۳	-
نذیفقار مینل لمیٹڈ کراچی	۷۲	۲-۳-۷۷	ایضاً
آدم کارپوریشن کراچی	۷۳	۸-۵-۷۵	ایضاً
حاجی عبد الکریم اینڈ کمپنی کراچی	۷۴	۲۵-۹-۸۳	-
ایس محمد فاروق اینڈ کمپنی کراچی	۷۵	۱۸-۷-۷۷	ایضاً
آر ایچ ایسوسی ایشن کراچی	۷۶	۳-۱۰-۸۷	-
انڈس امپورٹرز کراچی	۷۷-۷۸	-	غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے
ایم وائی ایجنسی کراچی	۷۹	۲-۳-۷۸	بورڈ آف ریونیو نے لاٹ کیا ہے
الحمد انٹرنیشنل کراچی	۸۰	۲۶-۹-۸۳	-
توکل لمیٹڈ کراچی	۸۱	۱۸-۱۱-۸۳	-
ہما کارپوریشن کراچی	۸۲	۲-۳-۷۷	ایضاً
نیو ایچ انٹرنیشنل کراچی	۸۳	۱۵-۱۲-۸۰	-
ایڈ مسرل لمیٹڈ کراچی	۸۴	۲-۱-۸۳	-



۱	۲	۳	۴
۸۵	۲۵-۹-۸۳	-	-
۸۶	۲۳-۱۲-۸۵	-	-
۸۷	۳-۱۲-۸۳	-	-
۸۸	۲۵-۹-۸۳	-	-
۸۹	۲-۱-۸۳	-	-
۹۰	۱۱-۵-۷۸	ایضاً	-
۹۱	۱۲-۱۲-۸۳	-	-
۹۲	۱۰-۶-۷۸	ایضاً	-
۹۳	۲۵-۹-۸۳	-	-
۹۴	۲۵-۹-۸۳	-	-
۹۵	۲-۱-۸۳	-	-
۹۶	۳-۱-۷۸	ایضاً	-
۹۷	۲۶-۱۱-۸۳	-	-
۹۸	-	-	-
۹۹	-	-	-
۱۰۰	۳۰-۱۲-۸۳	-	-
۱۰۱	۱۲-۳-۷۸	ایضاً	-
۱۰۲	۲۲-۳-۸۰	-	-

۱	۲	۳	۴
میرزا انظر پرائنڈر کونڈ	۱۰۳	۹-۸-۸۰	-
مجت خان مری کونڈ	۱۰۳	۱۳-۱۰-۸۲	-
مفدر مجید کونڈ	۱۰۵	۲۰-۵-۸۲	
علی فرگس خان کراچی	۱۰۶	۱۷-۳-۸۳	
مہران شپ بریکنگ انڈسٹری کراچی	۱۰۷	۹-۵-۸۱	
نوابزادہ میر شیر علی خاں کونڈ	۱۰۸	۲۸-۵-۸۰	
میر حسین بخت پنگلانی آف قلات	۱۰۹	۱۲-۳-۸۱	
میر فضل محمد آف قلات	۱۱۰	۱۲-۳-۸۱	
اسرار الہدی آف کونڈ	۱۱۱	۱۲-۳-۸۱	
علی سیاحی انظر پرائنڈر کراچی	۱۱۲	۱۰-۵-۸۱	
ایم آر اینڈ کمپنی کراچی	۱۱۳	۲۰-۱-۸۱	
فردوسی ٹریڈرز کراچی	۱۱۴	۹-۵-۸۳	
بلوچ انظر پرائنڈر ایجنسی کراچی	۱۱۵	۲۱-۲-۸۱	
حیدر آباد ٹریڈنگ کمپنی کراچی	۱۱۶	۳۷-۱۲-۸۱	
حبیب میرٹیا ٹریڈ کراچی	۱۱۷-۱۱۸	۱-۱۱-۸۰	
بلوچ ٹرنگ کارپوریشن کراچی	۱۱۹	۲۲-۶-۸۱	
سیمرگ سٹیل لیسٹ کراچی	۱۲۰	۲۸-۷-۸۰	
مرتضی خان آف کراچی	۱۲۱	۱۳-۲-۸۳	
مولانا سرائیکپورٹ کمپنی کراچی	۱۲۲	۲۳-۰-۸۰	

۱	۲	۳	۴
ایضاً	۱۲۳	۲۳/۸/۸۰	
ایس صلاح الدین برادرز کوٹہ	۱۲۳	۳/۱۲/۸۰	
مراد شپ برینگ کراچی	۱۲۵	۱۶/۷/۸۱	
انٹر مہرین لیٹڈ کراچی	۱۲۶	۵/۵/۸۰	
میر محمد توازن خان کوٹہ	۱۲۷	۲۳/۱۱/۸۱	
برما اینڈ پکنی کراچی	۱۲۸	۱/۱۱/۸۰	
ملک گل حسن کانسو اینڈ عبدالصمد			
لہڑی اینڈ پکنی	۱۲۹	۳/۷/۸۲	
جے کے برادرز لیٹڈ	۱۳۰	۱۸/۱۰/۸۲	
مسماة نظر الاعسکری	۱۳۱	۱/۱۲/۸۲	
بلوچستان شپ برینگ اینڈ سیٹل			
انڈسٹری کلاچی	۱۳۲	۱/۱۲/۸۲	
نصیر احمد اینڈ پکنی کراچی	۱۳۳	۲۲/۵/۸۳	
خیر انڈسٹری لیٹڈ کراچی	۱۳۳	۱۸/۸/۸۰	
شازدانٹر پرائیز کراچی	۱۳۵	۱۳/۲/۸۳	

## جناب اسپیکر

اگلا سوال میر محمد ہاشم شاہوانی کا ہے۔

### میر محمد ہاشم شاہوانی

کیا وزیر صنعت و حرفت ازراہ کرم مطیع فرمائیں گے کہ  
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں چھوٹے بڑے تمام میلز بند پڑے ہیں۔ ۹  
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ دس سالوں سے مذکورہ بند ملوں کو چلانے کیلئے  
 کوئی عملی اقدام نہیں اٹھایا گیا۔  
 (ج) اگر جزی (الف و ب) کا جواب اثبات میں ہے تو ان بند ملوں کو دوبارہ چلانے کیلئے  
 موجودہ حکومت کیا عملی اقدام کر رہی ہے۔

### وزیر زراعت

(الف) ہاں یہ درست ہے۔ کہ صوبہ میں تین ملز (۱) بولان ٹیکسٹائل مل (۲) بیٹہ ٹیکسٹائل مل  
 (۳) ہرنائی وولن مل جو وزارت پیداوار حکومت پاکستان نے پی۔ آئی۔ ڈی۔ سی کے  
 ذریعے قائم کئے ہیں بند پڑے ہیں۔  
 (ب) چونکہ مذکورہ ملز وزارت پیداوار حکومت پاکستان کے تحت نہیں لہذا صوبائی حکومت  
 کو اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ہے  
 (ج) جواب جزی (الف و ب) میں درج کیا گیا ہے۔

میر محمد ہاشم شاہوانی  
 (ضمنی سوال) جناب والا کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے

کہ یہ تینوں ملیں جو پی آئی ڈی سی کے ذریعہ قائم ہوئی ہیں ان میں کام کرنے والے بلوچستانی تھے۔ انہیں چلانے کے لئے حکومت بلوچستان کوئی ارادہ رکھتی ہے۔؟

**وزیر زراعت** :- جناب والا! حکومت بلوچستان اپنے طور پر وفاقی حکومت سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ آپ کیا ارادہ رکھتے ہیں کہ ان لوگوں کی دشواریوں کو دور کر کے کیسے چلایا جائے گا۔ حال ہی میں وفاقی حکومت نے حکومت بلوچستان سے کہا ہے کہ وہ اس بارے میں اندازہ کر رہے ہیں کہ ان تینوں لوگوں کو چلایا جائے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ اگلے مالی سال میں پی آئی ڈی سی ان لوگوں کو دوبارہ چلائے گی۔

**میر محمد ہاشم شاہونی** :- (ضمنی سوال) جناب والا! بڑی لوگوں کے لئے تو وفاقی حکومت سے گفت و شنید جاری ہے۔ اس کے ساتھ میں نے چھوٹی لوگوں کے لئے بھی گزارش کی تھی۔ اس کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔ البتہ سننے میں آیا ہے کہ مستونگ کارپٹ سنٹر اور کوئٹہ گلکس فیکٹری جو صوبائی حکومت کی بی ڈی اے کے ذریعے چل رہی تھی۔ وہ بھی بند پڑی ہیں اس کے لئے کوئی اقدام کیا جائے۔

**وزیر زراعت** :- جناب والا! آپ کا یہ سوال ہماری وزارت کے متعلق تھا۔ کہ جہاں بھی انڈسٹریل ڈیپارٹمنٹ کا کوئی تعلق ہے اس ضمن میں آپ کو جواب دے دیا گیا ہے۔ ہاں یہ درست ہے کہ بی ڈی اے کے تحت جو ملیں بنی تھیں اور دیگر ملیں بند پڑی ہیں موجودہ حکومت ان کے سلسلے میں بی ڈی اے کی کارکردگی کے بارے میں رپورٹ بناتے۔ اس کے بعد یہ فیصلہ ہوگا کہ ان بند لوگوں کو یا جسے ڈھے۔ اسے کے تحت کیسے چلایا جائے۔ آیا اسے جاری

رکھا جائے یا بند کر دیا جاتے۔

میجر ہاشم شاہروانی۔ جناب والا! میرا ایک ادنیٰ سوال ہے کہ یہ فیصلہ کتنے عرصہ میں ہو گا؟

وزیر زراعت۔ جناب والا! امید ہے کہ جلد ہی ہو جائے گا۔ اور آئندہ اس اسمبلی میں اس کا جواب دے دیا جائے گا۔

## رخصت کی درخواستیں

جناب اسپیکر۔ اب رخصت کی درخواستیں سیکرٹری اسمبلی پیش کریں۔

مسٹر اختر حسین خان سیکرٹری اسمبلی۔ سرور چاکر خان ڈوکی نے درخواست دی ہے کہ وہ ایک فروری کام کے سلسلے میں کہیں باہر جا رہے۔ لہذا انہیں اسمبلی کے اجلاس سے آج اور کل کی رخصت دی جائے۔

جناب اسپیکر۔ سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے؟  
(رخصت منظور کی جائے۔)

سیکرٹری اسمبلی۔ جام محمد یوسف وزیر صنعت و تجارت نے درخواست دی ہے

کہ وہ کسی سرکاری مصروفیت کے تحت ۲۶ جون سے ۲۸ جون ۱۹۸۹ تک اسمبلی کے اجلاس میں شرکت نہیں کر سکتے۔ لہذا ان کے حق میں مذکورہ تاریخوں کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر :- سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔  
(رخصت منظور کی گئی)

## تحریک التوار

جناب اسپیکر :- مسٹر محمد صادق عمرانی صاحب کی تحریک التوار نمبر ۳ ہے۔ معزز رکن اپنی تحریک ایوان میں پیش کریں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! جیسا کہ آج کے اخبارات سے یہ بات عیاں ہے کہ پشتون آباد میں کل ایک بم کا دھماکا ہوا۔ جس میں ایک قیمتی جان ضائع ہوئی اور کئی بچے زخمی ہوئے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر :- یہ آپ نمبر ۴ تحریک التوار پڑھ رہے ہیں۔ نمبر ۳ پڑھیں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی :- جناب والا! اس میں نمبر نہیں دیتے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حکومت چاہے وہ مرکز کی ہو یا صوبے کی۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر :- آپ اپنی تحریک التوازیوں میں پیش کریں۔

مسٹر محمد صادق عمرانی :- جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التوازیوں پیش کرتا ہوں کہ،

”صوبائی حکومت اپنے اثر و رسوخ کو ناجائز طور پر استعمال کر کے جھٹ پٹا، دستہ محمد اور ٹیل ڈیرہ کے شریف اور پرامن شہریوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ اس وقت پورے نصیر آباد ڈویژن میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا گیا ہے۔ لہذا اس فوری اور اہم نوعیت کے مسئلے پر تمام کارروائی روک کر بحث کی جائے۔“

جناب اسپیکر! تحریک یہ ہے کہ:-

”صوبائی حکومت اپنے اثر و رسوخ کو ناجائز طور پر استعمال کر کے جھٹ پٹا، دستہ محمد اور ٹیل ڈیرہ کے شریف اور پرامن شہریوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ اس وقت پورے نصیر آباد ڈویژن میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کیا گیا ہے۔ لہذا اس فوری اور اہم نوعیت کے مسئلے پر تمام کارروائی روک کر بحث کی جائے۔“

جناب اسپیکر :- وزیر متعلقہ اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

مسٹر سعید احمد یاشمی وزیر قانون و پارلیمانی امور :- جناب اسپیکر! میں فنی بنیاد پر



اس تحریک التواء کی مخالفت کرتا ہوں یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں جس کی نشان دہی معزز ممبر نے کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ حکومت دفعہ ۱۴۱ لارڈ اینڈ آرڈر کی حالت کے تحت لگائی ہے اس خیال سے یہ دفعہ لگائی جاتی ہے کہ حالات مزید خراب نہ ہوں۔ لہذا اس میں کوئی ایسا اہم نوعیت کا معاملہ نہیں جس پر بحث کی جائے۔

جناب والا! بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کا مہر یہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ ۷۲ (اے) (بی) اور (سی) کے تحت یہ تحریک التواء فنی طور پر ناقابل قبول ہے لہذا آپ سے درخواست ہے کہ اس کو مذکورہ قاعدہ کے تحت مسترد کر دیں۔

### مسٹر محمد صادق عمرانی

جناب اسپیکر! آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ نصیر آباد میں اس وقت جو صورت حال ہے وہ اہم مسئلہ ہے اس لئے ہم آپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس پر بحث کی جائے۔ ہمیں اس پر بولنے کا حق ہے۔ لہذا ہمیں بولنے کی اجازت دی جائے تاکہ ہم اپنے جذبات پیش کر سکیں۔

**جناب اسپیکر:** آپ تشریف رکھیں آپ کی اس تحریک التواء میں درج ہے کہ صوبائی حکومت اپنے اثر و رسوخ کو ناجائز طور پر استعمال کر کے جسٹس پٹا، اوسٹہ محمد اور ٹیبل ڈیرہ کے شریف اور پیرامن شہریوں کو ہراساں کر رہی ہے۔ چونکہ اسمیں کسی خاص واقعے کا ذکر نہیں ہے اور یہ فرض مفروضہ پر مبنی ہے لہذا اسمبلی کے قواعد و انضباط کار ۱۹۷۳ء کے قاعدہ ۷۲ (د) کے تحت یہ باقاعدہ نہیں ہے اور اس کے خلاف ہے۔

مزید برآں اسمیں دفعہ ۱۴۱ لگائے جانے کا ذکر ہے۔ حکومت کسی جگہ امن وامان برقرار

رکھنے کے لئے قانونی اور انتظامی طور پر دفعہ ۱۴۴ نافذ کر سکتی ہے۔ لہذا یہ بات تحریک التواء کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ نیز اس میں کسی ایسے واحد متعین معاملہ کا ذکر نہیں ہے۔ جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہو۔ لہذا بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار کے قاعدہ ۲۷ (ب) کے تحت یہ موضوع موجودہ اجلاس میں زیر بحث آچکا ہے۔ اور قاعدہ ۲۷ (ج) کے خلاف ہے۔ اندر میں حالات میں اس تحریک التواء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۲ کے قاعدہ نمبر ۲۷ (ب) (ج) اور (ز) کے تحت خلاف ضابطہ قرار دیتا ہوں۔

**جناب اسپیکر :-** آپ کی اگلی تحریک نمبر ۴۔ کل زیر غور آئے گی۔ جبکہ ایک اور نمبر تحریک التواء نمبر ۵۔ کانوٹس میر جان محمد خان جمالی نے دیا ہے۔ جمالی صاحب اپنی تحریک التواء۔ ایوان میں پیش کریں۔

**میر جان محمد خان جمالی :-** جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں یہ تحریک التواء میں ایوان کی توجہ تحصیل اوسٹہ محمد کے کاشت کاروں اور زمینداروں کی اقتصادی و معاشی اور قومی ذمہ داری سے متعلق ہے۔ منبذول کرنا چاہتا ہوں۔

ضلع جعفر آباد / تمبو میں خریف کی فصل دھان (چادل) کی بوائی کا موسم ہے اس شدید گرمی میں ہمارے فنت کش کاشت کار دن رات ایک کر کے دھان کی بوائی کرتے ہیں۔ کھیر تہنہ ۱۹۸۹ء - ۱۳ کو برائے صفائی بند ہوئی تھی۔ اور ۱۹۸۹ء - ۵۔ کو دوبارہ کھول دی گئی۔ مرحلہ دار ہمارے افسران حکومت سندھ کو ہماری ضرورت کے مطابق تہنہ میں پانی کی فراہمی کا ( Indent ) دیتے ہیں۔ اور سندھ حکومت اس کے مطابق پانی فراہم کرتی ہے۔ مئی اور

جون کے پہلے ہفتہ تک پانی کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی۔ لیکن ۱۰ جون کے بعد کھیرتہ نہر کو مکمل پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ۱۹۸۹ء ۶-۱۳ کو کھیرتہ نہر کے انجینئر نے ایک ٹیلی گرام کے ذریعہ حکومت سندھ سے ۱۳ سو کیوسک پانی کی فراہمی کا مطالبہ کیا جس کے جواب میں پینرٹمنٹ انجینئر سیف اللہ لنگھی براچی لاٹ کاٹنے سے صرف ۶۸۲ کیوسک پانی کی فراہمی منظور کرتے ہوئے بلوچستان کی حکومت کو یہ بتلایا ہے کہ اگر ماضی میں انہیں ۱۳ سو کیوسک پانی فراہم کیا جاتا تھا تو یہ حکومت سندھ کی مہربانی تھی۔

جناب اسپیکر! میں ایوان کو ۹۸-۶-۲۳ کو دریائے سندھ میں سکھ بیراج میں پانی کی نکاسی کی پوزیشن بتلانا فروری سمجھتا ہوں۔ سکھ بیراج میں آب سٹریٹ سچارج ۱۶۲ اور ۱۶۱ کیوسک تھا۔ جبکہ ٹاؤن سوئم یعنی کوٹری کو پانی کا ڈسچارج ۵۰۰۰ کیوسک سے زائد تھا۔ اور اسی دن ۱۵ ہزار کیوسک پانی سمندر میں گرا۔ کھیرتہ نہر جو سکھ بیراج سے نار تھو ویسٹرن کینال کے نام سے نکلتی ہے اس میں ۶/۲۳ کو ۵۰۰ کیوسک پانی کا ڈسچارج تھا۔ اور حکومت سندھ و بلوچستان کے مابین معاہدہ کے مطابق اس NW C سے ہیں ۲۰٪ پانی یعنی ۱۰۰ کیوسک پانی فراہم کیا جانا چاہیے۔

اس کے علاوہ پٹ فیڈر میں بھی پانی کی کمی اس علاقہ کے کاشتکاروں اور زمینداروں کے لئے مسئلہ بنی ہوئی ہے۔ حکومت سندھ اور بلوچستان کے مابین معاہدہ کے مطابق اس نہر میں بھی پانی کی فراہمی انتہائی ضروری ہے اگر کچھ عرصہ حکومت سندھ کا یہی رویہ رہا تو ضلع اور تحصیل اوسطہ محمد میں موسم خریف کی فصل کا حدف حاصل نہیں ہو سکے گا۔ جو نہ صرف انفرادی بلکہ قومی نقصان ہوگا۔

دفاقی وزارت پانی و بجلی گذشتہ ہفتہ اعلان کر چکی ہے کہ تریبلا بند میں پانی کی سطح معمول کے مطابق آچکی ہے اور وزارت نے قوم کو یہ خوشخبری دی ہے کہ اب چند شہروں کو چھوڑ کر پورے ملک میں لوڈ شیڈنگ ختم کی جا رہی ہے۔

ان تمام واقعات اور حالات میں صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ کھیر ترہڑ میں پانی کی فراہمی کا نوٹس لے وگرنہ تحصیل اوسطہ محمد کے کاشتکار و زمیندار اقتصادی بحران کا شکار ہو جائیں گے۔

**جناب اسپیکر!** تحریک التواؤ پیش ہوئی چونکہ وزیر آبپاشی و برقیات ایوان میں موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک پر کل بحث ہوگی۔

## اخراجات کے مصدقہ گوشواروں کا پیش کیا جانا۔

**جناب اسپیکر!** اب وزیر خزانہ منظور شدہ گوشوارے بابت سال ۱۹۸۸-۸۹ اور ۱۹۸۹-۹۰ ایوان کی میسر پر رکھیں گے۔

**مولوی عصمت اللہ وزیر خزانہ:** جناب اسپیکر! آپ کی اجازت سے میں منظور شدہ اخراجات کے گوشوارے بابت سال ۱۹۸۸-۸۹ اور ۱۹۸۹-۹۰ ایوان کی میسر پر رکھا ہوں۔

**جناب اسپیکر!** مذکورہ گوشوارے ایوان کی میسر پر رکھے گئے۔

**مولوی محمد اسحاق خوسٹی:** مُحَمَّدٌ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب اسپیکر! میں معزز ایوان میں مختصر طور پر کچھ مسائل پیش کرنا چاہتا ہوں جو کہ میں حکومتی پلٹی کا آدمی ہوں اس لئے بجٹ کی مخالفت نہیں کر سکتا۔ بجٹ پاس ہو چکا ہے۔ جہاں تک ڈوب



۴۔ ڈوب شہر کی آبادی میں اضافہ کی وجہ سے مزید ایک ہائی اسکول قائم کیا جائے۔  
موجودہ ہائی اسکول کو ماڈل کا درجہ دیا گیا ہے لیکن تاحال اسے ماڈل اسکول کی  
مراعات نہیں دی گئی ہیں۔ فوری طور پر عملدرآمد کے احکامات صادر کئے جائیں۔

۵۔ ڈوب سے براستہ مرغہ کبیرنی تا منختر روڈ کو پختہ کیا جائے۔

۶۔ ڈوب کو ڈائریکٹ ڈائنگ سسٹم سے ملانے کے کام کی تکمیل کو تین ماہ سے زائد کا  
عرصہ ہو چکا ہے لیکن تاحال شروع نہیں ہوا ہے۔ اس کو جلد مکمل کیا جائے۔

۷۔ ڈوب کو ٹیڑھ روڈ کی حالت بھی نہایت خراب ہے اس کو بنایا جائے۔

جناب اسپیکر سول ہسپتال ڈوب کے متعلق چند مطالبات ہیں۔

- ۱۔ ہسپتال میں کم از کم ایک ماہر سرجن کا تقرر کیا جائے۔
- ۲۔ ماہر امراض ناک کان گلہ کا تقرر کیا جائے۔
- ۳۔ ماہر امراض اطفال کا تقرر کیا جائے۔
- ۴۔ ہسپتال کی لیبارٹری میں اعلیٰ معیار کے فنی ماہرین کا تقرر کیا جائے۔
- ۵۔ آپریشن ٹیبلر کی جدید خطوط پر تعمیر کی جائے۔
- ۶۔ بیس ایمبیڈیکل اسٹاف اور ڈاکٹروں کے لئے رہائش کوآرڈر کی تعمیر کی جائے۔
- ۷۔ ڈوب کے ہسپتال میں ڈاکٹروں کو ڈیوٹی کا پابند کیا جائے۔
- ۸۔ زنانہ ہسپتال کے لئے ایک لیڈی سرجن کی تقرری کی جائے۔
- ۹۔ ڈگری کالج ڈوب میں بی ایس سی آنرز کی کلاس شروع کی جائیں اور لیبارٹری  
بھی قائم کی جائے۔

جناب اسپیکر! یہ میرے چند مطالبات تھے جو میں نے پیش کر دیئے۔ شکریہ

( و آخر دعوانی ان الحمد للہ رب العالمین )

جناب اسپیکر :- اب اجلاس کی کارروائی

کل یعنی ۲۷ جون ۱۹۸۹ء شام پانچ بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔  
 (اسمبلی کا اجلاس شام پانچ بجے پچاس منٹ پر مورخہ ۲۷ جون  
 ۱۹۸۹ء (سہ شنبہ) شام پانچ بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

(گورنمنٹ پرنٹنگ پریس کوئٹہ، بوچستان سٹریٹ ۴۰۱۔ ۴۰۲، تعداد ۲۰۰)